Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ” ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

فی پرچہ ۱ر

یوم یکشنبہ

۱۲ ذیقعدہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۱/۶ * ۳ ظہور ۱۳۳۱ ہش ۳ اگست ۱۹۵۲ء * نمبر ۱۸۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو خارش کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲ اگست۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کو اگرچہ آج 99.5 تک ٹمپریچر رہا۔ لیکن عام طبیعت بفضلہ پہلے سے اچھی ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

* * *

مصر کا قومی مسئلہ صرف اسی صورت میں حل ہو سکتا ہے کہ تمام اسلامی ملکوں سے سامراجی فوجیں چلی جائیں

(اخوان المسلمین)

کونسل آف اسٹیٹ نے کابینہ کو عارضی ریجنسی کونسل مقرر کرنے کا اختیار دے دیا

قاہرہ ۲ اگست۔ مصر میں انجمن ”اخوان المسلمین“ نے کہا ہے کہ مصر کا قومی مسئلہ صرف اسی صورت میں حل ہو سکتا ہے کہ برطانوی فوجیں سوڈان خالی کر دیں۔ اور باقی تمام اسلامی ملکوں سے بھی سامراجی فوجیں چلی جائیں۔ کل رات اخوان المسلمین نے ایک نیا منشور شائع کیا ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ موجودہ آئین منسوخ قرار دے دیا جائے۔ بادشاہ کے اختیارات محدود کئے جائیں۔ اور ان تمام لوگوں پر مقدمہ چلایا جائے۔ جو آئین کی خلاف ورزیوں میں سابق بادشاہ کا ساتھ دیتے رہے۔ منشور میں جبری فوجی بھرتی اور اسلحہ ساز فیکٹریوں کے قیام پر بھی زور دیا گیا ہے۔ معاشی حالات کو بہتر بنانے کے لئے کہا گیا ہے کہ مزدوروں اور پیشہ ور لوگوں کے لئے کم از کم اجرتیں مقرر کی جائیں۔ اور ایسے قوانین وضع کئے جائیں کہ انہیں مقررہ اجرتوں سے کم اجرتیں لینے پر مجبور نہ کیا جا سکے۔ نجی جائیدادیں کم کرنے پر زور دیتے ہوئے لکھا ہے کہ زرعی پیداوار زمیندار اور کاشتکار میں برابر تقسیم کی جائے۔

امید ہے کہ حکومت آج رات عارضی ریجنسی کونسل کا اعلان کر دے گی۔ سٹیٹ کونسل نے کابینہ کو عارضی ریجنسی کونسل مقرر کرنے کا اختیار دے دیا ہے۔ اس نے اس امر پر فیصلہ دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ریجنسی کونسل منتخب کرنے کے لئے ایوان نمائندگان کا اجلاس طلب نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اسے پہلے ہی توڑا جا چکا ہے۔ قاہرہ اور اسکندریہ میں جو فوج متعین تھی۔ وہ جنرل نجیب کے حکم سے بارکوں میں واپس جا چکی ہے صرف مواصلات کی حفاظت کے لئے چھوٹے چھوٹے دستے باقی رہ گئے ہیں۔ ایک نئے حکم کے مطابق اب غیر ملکی سفارتی نمائندے بھی اس نئے ضابطے کے تحت آ گئے ہیں کہ کوئی شخص خاص پرمٹ حاصل کئے بغیر مصر سے باہر نہیں جا سکتا۔

مجلسِ دستور ساز میں ریاست بہاولپور کو زیادہ نمائندگی دینے کا مطالبہ

ریاست بہاولپور کی مجلسِ آئین ساز کا پہلا اجلاس شروع ہو گیا

بغداد الجدید۔ ۲ اگست۔ ریاست بہاولپور میں پوری بالغ آبادی کے حق رائے دہی کے اصول پر جو نمائندہ اسمبلی منتخب ہوئی ہے۔ آج اس کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ امیر بہاولپور کی طرف سے غلام مرتضیٰ صاحب نے مشیر اعلیٰ کی حیثیت سے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ آج کے اجلاس میں شیخ عبدالحق صاحب کو اسمبلی کا سپیکر منتخب کیا گیا۔ کارروائی شروع ہوتے ہی مخالف پارٹی کے لیڈر چوہدری عبدالسلام صاحب نے اعتراض کیا۔ کہ اسمبلی کے جو سابقہ قواعد ابھی تک نافذ ہیں۔ ان میں انتخاب سپیکر کا طریقہ درج نہیں ہے۔ مخالف گروپ کے چوہدری رحمت اللہ اور جماعت اسلامی کے احمد خان لغاری نے ان کی تائید کی۔ وزیر اعلیٰ مخدوم زادہ حسن محمود نے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ جس قانون کے تحت اسمبلی کا انتخاب عمل میں آیا ہے اسی میں سپیکر کے انتخاب کا قاعدہ بھی موجود ہے۔ اس سے پہلے سپیکر نامزد کیا جاتا تھا۔ صدر نے فیصلہ دیا کہ سپیکر کا انتخاب ووٹوں کی اکثریت سے ہی ہو گا۔ اس پر مخالف گروپ کے پانچ ممبر اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے بعد میں اپنی مقررہ نشستوں پر وہ پھر آ بیٹھے۔

اس کے بعد وزیر اعلیٰ سید حسن محمود کی یہ تجویز منظور کر لی گئی۔ کہ پاکستان کی مجلس دستور ساز میں ایک کی بجائے ریاست بہاولپور کے دو نمائندے ہونے چاہئیں۔ کیونکہ ریاست کی آبادی اب ۱۹ لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ پہلے آبادی صرف پندرہ لاکھ تھی۔ اجلاس کی کارروائی امیر بہاولپور کے ایک پیغام سے شروع کی گئی۔ جو ریاست کے ولیعہد نے پڑھ کر سنایا۔ جس میں انہوں نے نمائندہ اسمبلی کے قیام پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ اسمبلی تعمیری کوششوں پر اپنی توجہ مرکوز رکھے گی۔

غیر خود مختار علاقوں کے لئے

معاشرتی کونسل کی اہم سفارشات

نیویارک ۲ اگست۔ جن علاقوں میں خود مختار حکومتیں قائم نہیں ہیں۔ انہیں خود اختیاری کا حق دلانے کے لئے اقوام متحدہ کی اقتصادی اور معاشرتی کونسل نے جنرل اسمبلی سے دو اہم سفارشات کی ہیں۔ اول یہ کہ جن ملکوں کے لوگ خود مختار نہیں ہیں۔ ان کا یہ حق تسلیم کیا جائے کہ وہ آزادانہ رائے شماری کے ذریعہ اپنے مستقبل کا آپ فیصلہ کر سکیں دوسرے یہ کہ ایسے خود مختار علاقوں کا نظم و نسق جنکے ہاتھوں میں ہے۔ ان سے کہا جائے کہ وہ ان علاقوں کی حالت کے بارے میں اقوام متحدہ کو معلومات بہم پہنچائیں

پاکستان کی اندرونی طاقت ہی کشمیر کا مسئلہ حل کر سکتی ہے (سہروردی)

کراچی ۲ اگست۔ جناح عوامی لیگ کے کنوینر مسٹر حسین شہید سہروردی نے کہا ہے کہ پاکستان کی اندرونی طاقت ہی کشمیر کا مسئلہ حل کر سکتی ہے۔ آج ایک بیان میں نہرو عبداللہ سمجھوتہ پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ کشمیر کا مسئلہ کوئی بیرونی طاقت حل نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا۔ جہاں تک اقوام متحدہ کی کوششوں کا تعلق ہے۔ ابھی تک صرف بعض اصول طے کرنے میں کامیابی ہوئی ہے۔ ان پر عمل کرنے کا ابھی موقع پیدا نہیں ہوا۔ جب بھی انہیں عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ گفت و شنید میں تعطل پیدا ہو جاتا ہے۔

سندھ میں درخت لگانے کیلئے

۷۵ ہزار ایکڑ رقبہ مخصوص کر دیا گیا

حیدر آباد ۲ اگست۔ حکومت سندھ نے ضلع تھرپارکر کے ریگستانی علاقوں میں ہوائی جہاز کے ذریعہ بیج بکھیر کر درخت لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ درخت لگانے کے لئے صوبے میں ۷۵ ہزار ایکڑ زمین مخصوص کر دی گئی ہے۔

سعودی عرب کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی

ہوائی جہازوں کی آمد و رفت تا حال بند ہے

کراچی ۲ اگست۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ حکومت پاکستان کو ایسی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے کہ سعودی عرب نے وہ پیشکش منظور کر لی ہے جو کچھ دن پہلے پاکستان نے کی تھی۔ اس پیشکش میں کہا گیا تھا۔ کہ حاجیوں کو لانے لے جانے کے سلسلے میں سعودی عرب کے ہوائی جہاز بھی پاکستان آ جا سکتے ہیں سعودی عرب کی طرف سے سابقہ اجازت منسوخ ہو جانے کے بعد سے اسوقت دونوں ملکوں کے درمیان حاجیوں کے ہوائی جہازوں کی آمد و رفت بالکل بند ہے۔

خواجہ ناظم الدین سے نواب بھوپال کی ملاقات

کراچی ۲ اگست نواب صاحب بھوپال نے جو ان دنوں پاکستان آئے ہوئے ہیں۔ آج وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین سے غیر رسمی ملاقات کی بعد میں آپ محترمہ فاطمہ جناح اور بیگم لیاقت علیخان سے بھی ملاقات کرنے گئے

مشرقی پاکستان مسلم لیگ کونسل کا اجلاس

ڈھاکہ ۲ اگست۔ اس مہینے کی ۲۳ تاریخ کو مشرقی پاکستان مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ہو گا۔ جس میں آئندہ سال کے لئے نئے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ کونسل کے اجلاس سے قبل ۱۱ اگست کو مجلس عاملہ کا بھی اجلاس ہو گا۔

ایرانی سینٹ میں ڈاکٹر مصدق پر اعتماد کا اظہار

تہران ۲ اگست۔ آج ایرانی سینٹ نے بھی ڈاکٹر مصدق اور ان کے اصلاحی پروگرام کے متعلق اعتماد کا ووٹ پاس کر دیا سینٹ کے ۳۵ ممبران حاضر تھے۔ جن میں سے ۳۴ ممبران نے رائے شماری میں حصہ لے کر اعتماد کا اظہار کیا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

آج اگر کسی نے اپنے عمل سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والہانہ عشق کا اظہار کیا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی کے افراد ہیں

(شیخ بشیر احمد صاحب)

لاہور یکم اگست۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے آج خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو ابتلا و آزمائش کے موجودہ ایام میں سید و مولا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنے صداقت اسلام پھیلانے کی خاطر سرگرم عمل ہونے اور اس راہ میں بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کچھ عرصہ سے ہم پر یہ افترا باندھا جارہا ہے۔ کہ نعوذ باللہ ہم آقائے دو جہان حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یا آپ کی شان ختم نبوت کے منکر ہیں۔ یہ ایک ظلم عظیم ہے۔ جو ایک ایسی جماعت کے ساتھ روا رکھا جارہا ہے۔ جس کے قیام کا مقصد ہی یہ ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں آپ کے دین کا جھنڈا بلند ہو۔ اور دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہ رہ جائے۔ جو آپ کے لائے ہوئے نور سے منور نہ ہو جائے۔ آج اگر کسی نے اپنے عمل سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والہانہ عشق کا اظہار کیا ہے۔ تو وہ جماعت احمدیہ ہی کے افراد ہیں۔ خدا شاہد ہے کہ اگر ہم میں سے ہر ایک کی جان اس راہ میں قربان ہو جائے۔ تو بھی ہماری روح یہی کہے گی۔ کہ ہم نے حق ادا نہیں کیا۔ اگر اس حال میں بھی ہم پر کوئی اس قسم کا مکروہ الزام لگاتا ہے۔ تو ہمارے جذبات عقیدت اور آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ہماری والہانہ محبت کی اس سے بڑھ کر توہین نہیں ہوسکتی۔ اس کا ہم ایک ہی جواب دے سکتے ہیں اور وہ یہ کہ ہم (جیسا کہ میں نے پہلے بھی توجہ دلائی تھی) ختمی مآب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ان دنوں کثرت سے درود بھیجیں۔ مبارک ہے وہ شخص جو بالخصوص ان ایام میں آپ پر سلام اور درود بھیجنے میں ایک مثال قائم کر دکھاتا ہے۔ کیونکہ اس کا درود بھیجنا خدا تعالےٰ کی غیرت کو جوش میں لے آئے گا۔ اور وہ پکار پکار کہے گی کہ اے ظالمو! تم کس پر یہ الزام لگارہے ہو۔ ان کے تو دن اور رات حضرت ختمی مآب صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں گزرتے ہیں۔ تم سلام اور درود کی کثرت کو اپنا شعار بناؤ۔ پھر دیکھو کہ خدا تعالےٰ کی غیرت کیا دکھاتی ہے۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے مکرم شیخ صاحب نے فرمایا۔ موجودہ حالات۔ جن میں ہم پر خواہ مخواہ یہ الزام لگایا جارہا ہے۔ کہ نعوذ باللہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان ختم نبوت کے منکر ہیں۔ ہمارے لئے ایک تازیانہ کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے فرائض بجالانے میں سست ہو گئے ہیں۔ اگر ہم میں سے ہر فرد نے دنیا پر اچھی طرح یہ واضح کر دیا ہوتا کہ ہم سے بڑھ کر اس دنیا میں ختم نبوت کا اور کوئی محافظ نہیں ہے۔ اگر ہم نے دنیا کو بتا دیا ہوتا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے نزدیک ختم نبوت کی شان کیا ہے۔ اور ائمہ اسلام کے نزدیک اس کا مقام کیا تو آج یہ حالات ہی پیدا نہ ہوتے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ جہاں ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ان دنوں کثرت سے درود بھیجیں وہاں فتنہ و فساد کی شیطانی راہوں سے دامن بچاتے ہوئے دنیا کے کونے کونے میں صداقت اسلام کو پھیلانے میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ اور فرائض بجالانے میں اپنے آپ کو اس درجہ مستعد بنا لیں کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے تازیانے کی ضرورت باقی نہ رہے۔

منشی امیر محمد صاحب کہاں ہیں؟

منشی امیر محمد صاحب دفتر ہذا سے بغیر حصول اجازت یا اطلاع کے غائب ہیں۔ اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو فوراً دفتر آکر حاضر ہوں اگر کوئی اور دوست پڑھ کر انہیں اطلاع دے سکیں۔ تو دے دیں۔ اور دفتر ہذا کو بھی ان کے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ مینیجر الفضل لاہور

یکم تاریخ

گزر چکی ہے۔ کیا آپ نے پہلا سودا خدا تعالےٰ کے نام پر دے دیا؟ اور اس کا منافعہ بیرونی ممالک میں خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے ادا فرما دیا ہے؟

(وکیل المال تحریک جدید)

"زمیندار" کی دیانت کا ایک تازہ نمونہ

اخبار زمیندار مورخہ ۲۷ جولائی کے ختم نبوت کے صفحہ ۴ پر میرے متعلق ایک بے بنیاد اور جھوٹی خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ میں نے نعوذ باللہ احمدیت سے توبہ کر لی ہے۔ اور اس تحریر کو بھی میری طرف منسوب کیا گیا ہے۔ جو سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔

میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدیت پر تا ایں دم قائم ہوں۔ اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالےٰ مجھے احمدیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق دے۔ مجھے اور میری اولاد کو ہمیشہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر ثابت قدم رکھے۔ آمین ثم آمین

اس ضمن میں پرنٹر و پبلشر اخبار زمیندار کو نوٹس دے دیا گیا ہے۔ جس کے بعد قانونی کارروائی کی جائے گی۔

نیز ایسی ہی بے بنیاد خبر ہمارے احمدی بزرگ حکیم اللہ دتا صاحب کے متعلق زمیندار کے اسی پرچہ میں شائع ہوئی ہے۔ وہ بھی بفضل خدا احمدیت پر قائم ہیں۔ اور اخبار "زمیندار" کی اس حرکت پر اظہار افسوس کرتے ہیں۔

خاکسار :۔ عبدالحق ناصر جائنٹ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ منٹگمری

ٹرینیڈاد (ویسٹ انڈیز) میں پچاس اشخاص کا قبول اسلام

احمدی مبلغ کی کامیاب تبلیغی مساعی

ٹرینیڈاد (ویسٹ انڈیز) میں اس سال جماعت احمدیہ کا مرکز قائم کیا گیا۔ اور مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب ساقی کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق بمعہ اہل و عیال بھیجا گیا۔ جو وہاں ۷ رمئی ۱۹۵۲ء کو پہونچے۔ ان کی تازہ رپورٹ سے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کے اس تھوڑے سے قیام کے عرصہ میں اللہ تعالےٰ نے وہاں جماعت قائم کر دی ہے۔ اور ۵۰ احباب حلقہ بگوش احمدیت ہوئے ہیں۔ ہم ساقی صاحب کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہوئے احباب کرام کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ ساقی صاحب کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کو زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق دے۔ اور نئے داخل ہونے والے بھائیوں کو استقامت بخشے آمین

(بقیہ صفحہ ۳)

بھی شرم دامنگیر تھی۔ کہ مسلمانی کی رواداری نہ روح کا یہ نمونہ عوام تک نہ پہونچنے پائے تاکہ وہ مصالحین کے اخلاق سے متاثر نہ ہو جائیں اور پاکستان کے شہریوں کا معیار اخلاق جو ویسے ہی کچھ اتنا بلند نہیں ہے۔ اور بھی پست نہ ہو جائے؛

افسوس ہے کہ ہماری احتیاط کامیاب نہ ہوسکی روزنامہ تسنیم کے ادارہ نے اس اخلاق پارہ کو مناسبت طبعی کی وجہ سے شائع کر ہی دیا۔

خط لکھنے والا تو تھا ہی مگر شائع کرنے والے سبحان اللہ۔ اللہ تعالےٰ اس وبا سے پاکستان کو محفوظ رکھے۔

بدھ ازم

بدھوں کو اسلام کی طرف متوجہ کرنے کے لئے لٹریچر تیار کیا جارہا ہے۔ جو دوست بدھ ازم کے متعلق واقفیت رکھتے ہوں۔ یا اس سلسلہ میں کسی بھی قسم کی امداد کر سکتے ہوں۔ مہربانی فرما کر وہ اپنے پتہ سے خاکسار کو اطلاع بخشیں۔ عبدالمنان عمر نائب وکیل التالیف و تصنیف تحریک جدید ربوہ

درخواست دعا :۔ عزیزم عبدالغفور صاحب بعارضہ بخار بیمار رہنے کے باعث کمزور ہوگئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عرض ہے کہ عزیزم کی کامل صحت کے لئے دعا فرمادیں (فضل الدین سپیشل آفیسر ہائی کورٹ لاہور)

روزنامہ الفضل — لاہور
مورخہ ۳ اگست ۱۹۵۲ء

مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی صحیح نوعیت

ہمارے مخالفین جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوئے نبوت پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ ان کے دعوئے نبوت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر زد پڑتی ہے ان کے مغالطہ کی بناء دراصل اس امر پر ہے کہ وہ مسیح موعود علیہ السلام کے دعوئے کی نوعیت سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ہم نے کل عرض کیا تھا کہ احمدی مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پرانے یا نئے مستقل نبی کے آنے کے قائل نہیں۔ بلکہ آپ کی نبوت محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آفتاب نبوت کی ایک شعاع ہے۔ اور جس طرح آفتاب کی شعاع اگرچہ دور دور جلوہ نما ہوتی ہے۔ مگر آفتاب سے الگ کوئی ہستی نہیں رکھتی۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت اپنا کوئی الگ مستقل وجود نہیں رکھتی۔ ایسی نبوت جیسا کہ ہم نے پہلے حوالوں کی بناء پر عرض کیا ہے۔ علمائے حق کی ایک بہت بڑی تعداد کے نزدیک اسلام میں جائز ہے۔

ہمارا اعتقاد ہے کہ قیامت تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ہی مستقل رہے گی۔ البتہ بعض ایسے مامورین اللہ آپ کی امت میں آتے رہیں گے۔ جن کو آپ کے ہی طفیل آپ کی آوردہ شریعت کے احیاء و اشاعت کے لئے وہ قوتیں کم و بیش بلحاظ ضرورت زمانہ اور کام کی وسعت کے دی جائیں گی۔ جو ایک نبی اللہ کو دی جاتی ہیں۔ مسیح موعود علیہ السلام ایک ایسے ہی مامور من اللہ ہیں۔ دوسروں سے فرق اتنا ہی کہ آپ کے متعلق قرآن و حدیث میں خاص طور پر ذکر آیا ہے۔ کہ آپ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث ہوں گے جس زمانہ میں بحر و بر میں انتہا درجہ کا فساد پھیل چکا ہو گا۔ اور آپکو نبوت کی زیادہ سے زیادہ قوتیں عطا ہوں گی۔ تاکہ طاغوتی کمالات کا جو اس زمانہ کے ساتھ وابستہ ہیں پوری قوتوں سے مقابلہ کر سکیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا جھنڈا تمام دنیا میں لہرا دیں۔ اس لئے ظاہری طور پر آپکو نبی کا نام دیا گیا ہے لیکن آپ صرف نبی نہیں کہلا سکتے۔ بلکہ امتی غیر تشریعی نبی ہیں۔ اس لئے جب احمدی مسلمان صرف "نبی" کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ تو اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی مراد ہوتے ہیں

یہ ہے ہمارے مختصر الفاظ میں اس نبوت کی حقیقت جس نبوت کا دعوے مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہے۔ آپ کی تحریرات پڑھنے سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔ آپ نے اپنی تصنیفات میں جا بجا اپنی نبوت کی نوعیت بیان فرمائی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے مخالفین آپ کی نبوت کی صحیح نوعیت کو دانستہ یا نادانستہ پیش نظر نہ رکھ کر آپ پر اور آپ کے ماننے والے احمدی مسلمانوں پر اتہام لگاتے ہیں۔ کہ آپ کے دعوئے نبوت کی وجہ سے ہم "ختم نبوت" کے قائل نہیں۔

آپ کا دعوئے نبوت ہرگز یہ نہیں ہے کہ آپ اپنی ذات میں کوئی مستقل نبی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے شروع شروع میں اپنے لئے نبی کا نام استعمال کرنے سے انکار کیا۔ جس کی تشریح ابھی ہم کرتے ہیں۔

بعض لوگ اس امر کو ایک اعتراض کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ آپ بتدریج نبوت کے دعوے تک پہنچے ہیں۔ یہ اعتراض اس لحاظ سے سراسر غلط ہے۔ کیونکہ آپ نے اپنی سب سے پہلی تصنیف براہین احمدیہ میں جو اپنے الہامات شائع کئے۔ ان میں آپ کو رسول نبی اور نذیر کے نام سے خطاب کیا گیا ہے۔ اور آپ نے ان کو ویسے ہی شائع کیا ہے۔

دوسری بات قابل غور یہ ہے کہ چونکہ آپ کی نبوت مستقل نہیں صرف امت محمدیہ کا ایک اندرونی معاملہ ہے اور اس وجہ سے اس کی نوعیت خاص ہے۔ آپ کی نبوت کا بتدریج انکشاف جیسا کہ ہم محسوس کرتے ہیں اللہ تعالےٰ کی حکمت سے تھا۔ عام مسلمانوں کے اذہان ابھی اس خاص نوعیت کی نبوت کا کوئی بھی تصور نہیں رکھتے تھے۔ صرف کئی ایک جید علمائے حق کی تصنیفات میں اس کا ذکر آیا تھا۔ عام طور پر علماء تک بھی اس سے مانوس نہیں تھے ایسی صورت میں یکلخت اس کا انکشاف بہت بڑے فتنے کا موجب ہو سکتا تھا۔ جس کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے۔ کہ ابھی تک بڑے بڑے علماء بھی بجز آپ کے دعوے نبوت کی نوعیت کو سمجھنے کے آپ کو اور آپ کی جماعت کو ختم نبوت کا منکر خیال کرتے ہیں۔

چونکہ یہ امت محمدیہ کا ایک اندرونی معاملہ ہے اس لئے اس کے بتدریج انکشاف میں کوئی حرج نہیں ہے۔ خود قرآن کریم میں ایسی مثالیں موجود ہیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مدت تک لے پالک بنائے رکھا۔ جو عرب کے رواج کے مطابق بہر وجوہ حقیقی بیٹے کا قائمقام ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کو اپنی حکمت سے ایک خاص موقعہ پر اس حقیقت کو واضح کرنا پڑا۔ کہ لے پالک حقیقی بیٹے کا قائمقام نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر آدمی اپنے حقیقی باپ کا ہی بیٹا ہوتا ہے۔ اور اسکو اپنے اصل باپ کی طرف ہی منسوب کرنا چاہیئے۔

یہ بھی امت محمدیہ کا ایک اندرونی معاملہ تھا۔ اور اگرچہ اس کا تعلق بھی رسالت سے تھا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اس کا انکشاف بھی بتدریج کیا۔ کیونکہ اگر شروع ہی میں کیا جاتا تو اس سے خطرناک فتنہ پھیلتا۔ لے پالک کا قانون عرب میں خاص اہمیت رکھتا تھا لیکن نبوت کے دوسرے اہم پہلوؤں کے مقابلہ میں شروع میں اس سنت اللہ کا انکشاف ضروری نہیں تھا۔ اس لئے شروع میں اس کے متعلق کوئی حکم نہ آیا۔ اور اگرچہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ کہ لے پالک کا قانون اللہ تعالےٰ کی سنت کے خلاف ہے۔ مگر پھر بھی خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر شروع میں اس سنت اللہ کا انکشاف نہیں کیا گیا۔ ایک مدت کے بعد جا کر ہوا جس میں یقیناً اللہ تعالےٰ کی خاص حکمت تھی۔

حالات کے مطابق مختلف مصالح کے ماتحت اللہ تعالےٰ مختلف طریقوں سے بعض امور خود مامورین اللہ ہستیوں پر بھی بتدریج منکشف کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاص نوعیت کی نبوت کے انکشاف کا تدریجی طریق بھی اللہ تعالےٰ کی حکمت کے ماتحت تھا۔ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ عام مسلمانوں کے اذہان ایسی نبوت کو قبول کرنے کے لئے کچھ وقت چاہتے تھے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود بھی رسول۔ نبی اور نذیر وغیرہ الفاظ کی جو آپ کے الہامات میں آپکی طرف منسوب تھے شروع میں تاویل فرماتے رہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کی حکمت سے تھا۔

چونکہ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے آپکی نبوت مستقل نبوت نہیں۔ اور امت محمدیہ کا ہی ایک اندرونی معاملہ ہے۔ اس لئے ایسا تدریجی طریق اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جس سے ایک بڑے فتنہ کی روک تھام ہو۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی نبوت کا آفتاب تو تا قیامت درخشاں ہے اس کی شعاع اگر بادلوں کی تاریکیوں کو پھاڑنے میں کچھ وقت لے جو فطری ہے تو اس میں کوئی ہرج نہیں ہے۔

اصل چیز یہ ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے دعوئے نبوت کی صحیح نوعیت متعین کر کے اس پر حکم لگایا جائے۔ جس کی ہم کس قدر توضیح اوپر کر چکے ہیں۔ ایسی نبوت اسلام میں جائز ہے۔ اور ایسی نبوت کا دعوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے منافی نہیں ہے۔ اس لئے جو لوگ بغیر سوچے سمجھے ہم پر "ختم نبوت" کے انکار کا الزام لگاتے ہیں۔ انھیں چاہیئے کہ وہ پہلے اس امر کی پوری پوری تحقیقات اور مسیح موعود علیہ السلام کے دعوئے نبوت کی صحیح نوعیت معلوم کر لیں۔ ایسا کرنے کے بغیر یقیناً وہ حقیقت سے دور رہیں گے

اسلامی اخلاق اور رواداری کا نمونہ

روزنامہ "تسنیم" اشاعت ۳ اگست ۱۹۵۲ء (دراصل ۲ اگست) میں جو مودودی صاحب کے صالحین کا ترجمان ہے۔ ایک خط شائع ہوا ہے۔ جو زیر علی بقلم خود کریانہ مرچنٹ خورشید عباس کی طرف سے ہے۔ اسی مضمون کا اس شخص کی طرف سے ایک کارڈ دفتر الفضل میں بھی موصول ہوا ہے۔ کارڈ مودودی صاحب کی جماعت کی طرف سے ہے۔ جس کی ایڈریس والی طرف حصہ مضمون میں اسلامی قانون کا آٹھ نکاتی مطالبہ چھپا ہوا ہے۔ جو جماعت اسلامی کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔

"تسنیم" میں یہ خط دوسرے صفحہ کے چھٹے کالم میں شائع ہوا ہے۔ جو کچھ خط میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ اسلامی جماعت کے اسلامی اخلاق کا بہترین نمونہ ہے۔ خط پڑھیئے۔ اور اس آنے والے دور کا نقشہ دیکھ لیجئے۔ جو اسلامی جماعت کے ذریعہ پاکستان میں خدانخواستہ مودودی صاحب لانے کے لئے جائز و ناجائز ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔

ہم نے الفضل میں یہ خط اس لئے شائع نہیں کیا تھا۔ کہ جس اسلامی اخلاق کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ اس کا الفضل متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ ہمیں اس بات کی

(باقی دیکھیں صہ ۲ پر)

ایک امریکن نو مسلم کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت

قبولِ اسلام اور پھر اشاعتِ اسلام کیلئے زندگی وقف کرنا ایک بڑی بھاری ذمہ واری ہے

ذیل میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک مکتوب درج کیا جاتا ہے جو حضور نے امریکہ کے ایک نومسلم نوجوان رشید احمد صاحب کے خط کے جواب میں بھجوایا تھا۔ یہ نوجوان آجکل خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کر چکے ہیں اور اس وقت ربوہ میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جس وقت یہ خط آپ کو لکھا گیا تھا اس وقت آپ امریکہ میں مقیم تھے ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس مکتوب سے ظاہر ہے کہ اسلام اور احمدیت قبول کرنے سے انسان پر کتنی بھاری ذمہ واری عاید ہوتی ہے ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے تحریر فرمایا ۔

برادر عزیز رشید احمد صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آپ کا ۱۳ مارچ کا خط حضرت امیر المومنین کو ملا جس میں آپ نے اسلام کی اشاعت کے لئے زندگی وقف کرنے کی خواہش کی ہے۔ حضور نے اس پر اظہار خوشنودی فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ میں آپ کو جواباً اطلاع کر دوں اس سے قبل مسٹر خلیل احمد صاحب ناصر نے بھی آپ کے اس نیک ارادہ کی اطلاع دی ہوئی ہے کہ آپ پاکستان میں مکمل تعلیم حاصل کر کے اپنے ملک کے ان لوگوں تک بھی پیغام حق پہنچانا چاہتے ہیں۔ جو تا حال اندھیرے میں ہیں ۔

اس میں شک نہیں کہ حقیقت میں یہ بڑا مبارک کام ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ یہ بڑی ذمہ واری کا کام ہے اس لئے اس میں پورے غور کے بعد قدم رکھنا چاہیئے ۔ کیونکہ جو اس میں ایک دفعہ قدم رکھتا ہے پھر وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ پھر یہ کام مشکل بھی ہے اس لئے وقف کرنے سے پہلے اس کی ہر جہت پر غور کر لینا ضروری ہے ۔ جو شخص زندگی وقف کرتا ہے تو گویا وہ دنیا کی ہر خواہش اور خوشی پر لات مارتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہے کہ وہ اپنی طاقت کے مطابق ہر قسم کی مشکلات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرے گا واقف زندگی کا عہد خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے نہ کسی انسان کے ساتھ اس لئے اگر اس کو ایسی مشکلات پیش آتی ہیں جو کہ جماعت دور نہیں کر سکتی اور اس کی مدد نہیں کر سکتی تو اس کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ جماعت سے شکایت کرے کیونکہ اس کا عہد تو خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے ہوتا ہے اور وہ اسی سے معاوضہ کا طلبگار رہتا ہے ۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایک واقف زندگی اگر مرنے تک اپنے عہد پر قائم رہتا ہے تو وہ بڑا معزز اور صاحب وقار ہے ۔ نپولین اور ہٹلر سے بھی زیادہ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کا سپاہی ہے اور یہ لوگ تو دنیاوی خواہشات کے سپاہی تھے وہ لوگوں کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے تھے ۔

اور واقف زندگی خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنا چاہتا ہے پس ایک واقف سے اللہ تعالیٰ غیر مشروط طور پر کام لینا چاہتا ہے اس لئے وقف کرتے وقت جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیئے ۔

آپ کے لئے خلیل احمد صاحب ناصر کی ذات میں ایک نیک نمونہ موجود ہے ۔ انہوں نے ایسی عمر میں دین کی خدمت کو دنیاوی نعماء پر ترجیح دی جبکہ ان کے ساتھی گورنمنٹ کی ملازمت کے لئے مر رہے تھے ۔ لیکن جو عزت اور محبت اس اسلام کے سپاہی کی جماعت کے افراد کے دلوں میں ہے یہ لوگ اس کا خواب میں بھی خیال نہیں کر سکتے۔ اس لئے اگر آپ لگاتار ان کی صحبت میں رہیں تو یہ آپ کو اس قربانی کے لئے تیار کرنے میں ممد ہوگی اور یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ وقف زندگی ہی زندگی کا مقصد اعلیٰ ہے ۔

اور آپ کے پاکستان آنے کی خواہش بڑی مبارک ہے لیکن جیسا کہ پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ زندگی وقف کرنے سے پہلے اس پر خوب غور کر لینا چاہیئے اس لئے آپ پہلے خوب سوچ لیں اور پاکستان آنے کے لئے مناسب موقعہ تک انتظار کریں۔ آپ کا یہاں آنا اس صورت میں زیادہ مفید ہو سکتا ہے ۔ کہ آپ ابتدائی تعلیم شکاگو میں حاصل لیں۔ اور اعلیٰ تعلیم کا آپ کے لئے یہاں پر انتظام کر دیا جائیگا ۔

یہ بڑا خوش کن امر ہے کہ آپ تبلیغ میں دلچسپی لے رہے ہیں اس سے آپ کو اس کام کا تجربہ ہو جائے گا جو آئندہ آپ نے کرنا ہے ۔ ان مشکلات کا بھی جو آپ کو در پیش آنے والی ہیں ۔

میں امید رکھتا ہوں کہ آپ لگاتار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خطوط لکھتے رہا کریں گے۔ کیونکہ یہ آپ کا ذاتی تعلق روحانی ترقی اس دنیا اور آخرت میں کامیابی کے لئے نہایت ضروری ہے ۔

والسلام

اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری

ظہور احمد باجوہ

"اگر ظفر اللہ خاں کافر ہیں تو بہت سی نیک روحیں اس کفر کو اختیار کرنا پسند کریں گی

"آپ ایک عظیم الشّان وجود ہیں جن کے دل اور زبان پر اللہ تعالیٰ نے حق جاری کر رکھا ہے"

مصر کے ایک بلند پایہ عالم کا مقالہ

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مقیم بیروت)

مفتی مصر شیخ مخلوف نے چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب پر کفر کا جو فتویٰ لگایا ہے عرب ممالک کے تمام علماء اور اخبار اس کے متعلق اپنے مختلف خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ عمومی رنگ میں اس فتویٰ کے متعلق سخت نفرت اور غیظ و غضب کا اظہار کیا گیا ہے۔ بعض مشہور تعلیم یافتہ علماء نے مفتی کے عہدہ کو کلیۃً ختم کر دینے کے لئے مضامین تحریر کئے ہیں ان میں سے قابل ذکر ڈاکٹر زکی مبارک ہیں جو اسلامی اور مغربی ثقافت میں چوٹی کا درجہ رکھتے ہیں اس کے علاوہ مختلف مشہور شخصیتوں نے اس فتویٰ پر نفرت کا اظہار کیا ہے۔ ذیل میں ہم مصر کے ایک بلند پایہ عالم خالد محمد خالد کے افکار کا ترجمہ پیش کرتے ہیں جو آپ نے اس فتویٰ کے متعلق تحریر کئے ہیں۔ آپ "اصبح الابرار کافرین" کے عنوان سے لکھتے ہیں :-

"شیخ مخلوف کی اس غلطی کا نام چاہے میں فتویٰ رکھوں یا رائے یہ غلطی ان پر عاید ہو چکی ہے مفتی کو اس منصب سے الگ کرنا حکومت پر فرض ہو چکا ہے بشرطیکہ حکومت خود اپنا احترام کرنیکا ارادہ رکھتی ہو ۔ ہم نے فتویٰ کے صادر ہونے کے دن سے ہی اس کے متعلق رائے زنی کرنے کو ناپسند کیا تھا تاکہ ہم عوام الناس کی طرح اس فتویٰ کی عدم اہمیت کا اظہار کر سکیں۔ لیکن شیخ مخلوف اپنی لغزش کا ڈیفنس کرنے لگے ہیں اور اس طرح ایک غلطی کو مٹانے کے لئے دوسری غلطی کے مرتکب ہوئے اور گمراہی کا ازالہ کرتے ہوئے گمراہی میں ہی مبتلا ہو گئے ہیں ۔

مفتی مذکور کا فرض تھا کہ اسلامی فقہ کے واضح قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس معاملہ میں تاخیر اور انتظار کرتے اور یوں اپنی جلد بازی سے لوگوں کو رحمت خداوندی اور دین الٰہی سے خارج قرار نہ دیتے ۔ فاضل مفتی جانتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کو فرمایا

اترای ھذہ الشمس .... وعلیٰ مثلھا فاشھد، اودع!!

یعنی اے گواہ! کیا تو اس آفتاب کو دیکھ رہا ہے؟ جیسا یہ آفتاب صاف اور واضح ہے۔ ایسی صاف اور واضح اور بغیر کسی شک و شبہ کے گواہی دے۔ اگر تو اس قسم کی گواہی نہیں دے سکتا تو پھر گواہی دینی چھوڑ دے ۔

مفتی صاحب مذکور یہ بھی جانتے ہیں کہ علماء اور ائمہ اسلام متفق ہیں کہ وہ مسلمان جس کے اسلام کا احتمال ایک فیصدی کے برابر بھی ہو اس پر کفر کا حکم نہیں لگایا جاتا۔ ان حالات میں مفتی صاحب کے لئے ہرگز مناسب نہ تھا کہ وہ ایک مسلمان کو کافر قرار دینے میں جلدی کرتے اور پھر ایسا مسلمان جو عظیم الشان شخص ہے ۔

اگر کسی بات کا بھی علم نہ ہوتا جس کی وجہ سے فاضل مفتی نے ظفر اللہ خاں کو خارج از اسلام قرار دیا ہے ۔ تو تب بھی آپ کا فرض تھا کہ فتویٰ یا رائے کا اسلوب مستحسن ہوتا۔ انہیں ہرگز پاکستان سے وزیر موصوف کے معزول کرنے کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیئے تھا۔

اس مسئلہ کا ایک دوسرا پہلو ہے جس کی وجہ سے خطرہ بڑھ جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کے نتائج بھی زیادہ خطرناک ہو جاتے ہیں۔ اسلامی قاعدہ یہ ہے من کفر مسلما فقد کفر۔ جس نے مسلمان کو کافر قرار دیا وہ کافر ہو گیا ۔

ظفر اللہ خاں ہمارے نزدیک کامل مسلمان ہے جب تک کہ اس کا کفر واضح رنگ میں نہ دیکھا جائے ۔ خود مفتی مصر نے اپنے آخری بیان میں اعتراف کیا ہے جس میں آپ نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ ظفر اللہ خاں معتدل خیالات کے قائل ہیں اور آپ ہرگز کفر کے فتویٰ کے مستحق نہیں ہیں ۔ باوجود اس امر کے ہم دیکھتے ہیں کہ فاضل مفتی نے ایک مسلمان کو کافر قرار دیا ہے تو وہ خود کافر ہے ۔

ظفر اللہ خاں کو اس فتویٰ سے کوئی نقصان نہیں پہنچیگا۔ آپ ایک عظیم الشّان وجود ہیں جو استعمار کا مقابلہ بلاغت اور صدق سے کرتے ہیں ان کی زبان اور دل میں اللہ تعالیٰ نے حق رکھا ہے۔ اگر ایسا شخص کافر ہے تو بلا شبہ بہت سی نیک روحیں آپکے نمونہ پر کاربند ہو کر کافر بننا پسند کریں گی "

(اخبار الیوم مورخہ ۲۶/۶/۵۲)

مذہب کا فیصلہ حکومت سے کرانا قرآن مجید کی تعلیم کے صریحاً خلاف ہے

(از مکرم ابوالبشارت مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ)

بعض دوستوں نے مجھ سے پوچھا۔ کہ آج کل جو یہ شور برپا کیا جا رہا ہے۔ کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دو۔ اس تحریک کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا۔ یہ بے معنی اور خلاف قرآن کریم تحریک ہے۔ جو پاکستان اور مسلمانوں کے دیرینہ دشمنوں نے اسلام کو بدنام کرنے کے لئے چلائی ہے۔ چونکہ وہ لوگ خوب جانتے تھے۔ کہ اب وہ پاکستان کے خلاف منصوبوں میں کسی طرح کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس لئے انہوں نے کافی سوچ بچار کے بعد اپنا پرانا اور آزمودہ حربہ استعمال کیا ہے۔ اور وہ حربہ احمدیوں کی مخالفت کا حربہ ہے۔ ایک ادنیٰ عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر اس اصل کو تسلیم کر لیا جائے۔ کہ جب کسی قوم یا فرقہ یا جماعت کی تعداد زیادہ ہو جائے۔ تو اسے اپنے سے کم تعداد والے فرقہ کے مذہب کا فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ تو پھر دنیا سے بہت جلد اسلام کا نام مٹ جائیگا۔

قولاً تو سب فرقوں نے ایک دوسرے کو خارج از اسلام کر ہی رکھا ہے۔ مثلاً آج اگر جماعت احمدیہ کو نکالنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ تو کل آغا خانی حضرات سامنے آ جائیں گے۔ اور پرسوں وہابی دوست۔ اور اترسوں شیعہ صاحبان۔ اور ان کے بعد چکڑالوی اور ان کے بعد اہلحدیث ان کے بعد دیوبندی اور پھر بریلوی خارج کئے جائیں گے۔ پس جب سب کو آہستہ آہستہ اسلام سے عملاً نکالا جاتا رہا۔ تو پھر پاکستان خود بخود مٹ جائیگا۔

مذہبی آزادی

اصل بات یہ ہے۔ کہ مذہب کے معاملہ میں اللہ تعالےٰ نے ہر ایک کو آزادی بخشی ہے۔ جیسے فرمایا۔ من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ کہ جس شخص کی مرضی ہو ایمان لائے۔ اور جس کی مرضی ہو انکار کرے۔ کسی دوسرے کو ہرگز یہ حق حاصل نہیں۔ کہ کسی دوسرے شخص کے مذہب کا فیصلہ کرے۔ نہ کسی فرد کو۔ نہ کسی جماعت کو نہ کسی رعایا کو نہ کسی حکومت کو یہ حق خدا تعالےٰ نے دیا ہے۔ کہ وہ دوسرے کے مذہب کا فیصلہ کرے۔

اگر حکومتوں کے فیصلہ کی مذہب کے بارہ میں کوئی قیمت ہو سکتی۔ تو کیا کوئی مسلمان کا بچہ فرعون کے اس فیصلہ کو تسلیم کرنے کو تیار ہے۔ جو اس نے حضرت موسیٰ ع کے خلاف دیتے ہوئے کہا تھا۔ ان رسولکم الذی ارسل الیکم لمجنون۔ (شعراء ع ۲) حضرت موسیٰ معاذ اللہ مجنون ہیں۔ ساحر۔ (شعراء ع ۳) بڑا ہی جادوگر ہے۔ انی اخاف ان یبدل دینکم۔ یہ تمہارے دین کو بدل دیگا۔ اور تم کو مرتد بنا دے گا۔ او ان یظہر فی الارض الفساد۔ (مومن ع ۳) یہ بڑا فسادی ہے۔ دنیا میں فساد پھیلاتا پھرے گا۔ اس لئے ذرونی اقتل موسیٰ۔ چھوڑو میں اس کو قتل کر دوں۔

اے قرآن کریم کی طرف منسوب ہونے والو۔ کیا تم نے قرآن کریم میں کبھی نہیں پڑھا۔ کہ ہر شخص اپنے مذہب کا آپ فیصلہ کیا کرتا ہے۔ خواہ اس کے نتیجہ میں مخالفین پھانسی دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ مومن ہنسی خوشی پھانسی قبول کرے گا۔ مگر کسی کا فیصلہ اپنا مذہب بدلنے کے لئے قبول نہ کرے گا۔ کاش لوگ حضرت موسیٰ ع کے مقابلہ میں آنے والے جادوگروں کی مثال سے ہی سبق حاصل کریں۔

. . . .

جن کو جب حضرت موسیٰ ع کے ذریعہ صداقت کا علم ہو گیا۔ تو وہ فوراً ایمان لے آئے۔ فرعون نے کہا۔ آمنتم لہ قبل ان آذن لکم۔ کہ تم نے ایمان لانے سے قبل مجھ سے اجازت کیوں نہیں حاصل کی۔ اب میں تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالوں گا۔ اور تم کو اونچی اونچی کھجوروں پر پھانسی لٹکا دوں گا۔ (شعراء ع ۳) اس پر ان تازہ ایمان و عرفان کی دولت سے مالا مال ہونے والے مومنوں نے کیا روح پرور اور جانفزا جواب دیا۔ کہ ہم اب تیری بات کو ہرگز ترجیح نہیں دے سکتے۔ ہم کو حق کا علم حاصل ہو گیا ہے۔ اور اسے ہم نے قبول کر لیا ہے۔ اب فاقض ما انت قاض تم جو چاہو ہمارے خلاف فیصلہ کرو۔ زیادہ سے زیادہ ہماری جان لے سکتے ہو۔ سو ہم کو اس کی کچھ پروا نہیں۔ کیونکہ آمنا برب العالمین رب موسیٰ وھارون۔ ہم حضرت موسیٰ ع اور ہارون ع کے پیش کردہ خدا پر ایمان لا کر اپنے ایمان اور مذہب کا فیصلہ کر چکے۔ اللہ۔ اللہ کیا عجیب نظارہ ہے۔ جادوگر تو سمجھتے تھے۔ کہ اپنے مذہب کا فیصلہ ہم کو خود کرنے کا حق حاصل ہے۔ مگر فرعون کہتا ہے۔ تمہارے مذہب کا فیصلہ حکومت کو کرنا چاہیئے تھا۔ اگر تم حکومت کے فیصلہ کے مطابق حکومت کے معبود پر ایمان نہ لاؤ گے۔ تو تم کو قید کر دیا جائے گا۔ قتل کر دیا جائیگا۔

آہ! آج بعض مسلمان کہلانے والے علماء اسی نظریہ کو تسلیم کر کے حکومت سے مذہب کا فیصلہ کرانے پر کمربستہ ہو گئے ہیں۔ اور اسلام کے نام پر جان قربان کرنے والی جماعت کو مرتد اور واجب القتل قرار دینے کی قراردادیں منظور کرا رہے ہیں۔ اے خدا تو اپنے پیارے نال سب سے پیارے نبی۔ نبیوں کے سردار رسولوں کے فخر حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر رحم کر۔ آہ وہ مومنوں کا نظریہ چھوڑ کر فرعون کے نظریہ کو درست تسلیم کر کے کہاں سے کہاں جا رہے ہیں۔

حدیث کا فیصلہ

حدیث شریف میں آتا ہے۔ ایک دفعہ صحابہ کرامؓ جنگ سے واپس آ کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے اپنی اپنی رپورٹیں سنا رہے تھے۔ ایک صحابیؓ نے سنایا۔ کہ حضورؐ ایک کافر نے بہت سے مسلمانوں کا نقصان کیا تھا۔ جب وہ میری تلوار کی زد میں آیا۔ اور اپنے بچاؤ کی کوئی صورت نہ دیکھی۔ تو جھٹ لا الٰہ الا اللہ پڑھ دیا۔ میں نے کہا۔ جب مسلمانوں کا خون بہا رہا تھا۔ اس وقت کلمہ توحید یاد نہ آیا۔ اب میری تلوار کے نیچے آیا۔ تو کلمہ یاد آیا۔ یہ کہہ کر میں نے اس کا سر قلم کر دیا۔ اس واقعہ کو سن کر آقائے دو جہاں سردار انبیاء رحمۃ للعالمین کو بہت سخت تکلیف ہوئی۔ حتیٰ کہ ناراضگی سے آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور بار بار فرماتے رہے۔ جب وہ قیامت کے دن کلمہ پڑھتا ہوا اٹھے گا۔ تو تیرے پاس ایک توحید کے قائل کے قتل کے الزام سے بچنے کے لئے کیا دلیل ہوگی۔ کیا تو نے اس کا دل چیر پھاڑ کر دیکھ لیا تھا۔ کہ اس نے سچ مچ کلمہ پڑھا تھا۔ یا جھوٹ موٹ۔ حضورؐ کی اس ناراضگی کا اس صحابیؓ پر گہرا اثر ہوا۔ اور اس نے کہا کاش۔ آج تک میں مسلمان نہ ہو چکا ہوتا۔ تا ایک توحید کے قائل کو قتل کر کے محبوب خدا حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا باعث نہ بنتا۔ اے مسلمان کہلانیوالے بھائیو۔ کیا یہ حدیث فیصلہ نہیں کرتی۔ کہ جو کلمہ توحید کا اقرار کرتا ہے۔ تمہارا فرض ہے۔ کہ اس کو مسلمان سمجھو۔ اور اس کے اندرونہ کو حوالہ بخدا کرو۔ کیونکہ ہم ہر شخص کے مذہب کا فیصلہ اس کے اقرار کے مطابق کرنے کے لئے الٰہی فرمان کے مطابق مجبور ہیں۔ اندریں صورت جب جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والا ہر فرد کلمہ شہادت پڑھ کر جماعت میں شامل ہوتا۔ اور قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کی کامل و مکمل کتاب یقین کر کے اس میں اپنی زندگی اور جان کو تسلیم کرتا۔ پانچ وقت نماز ادا کرتا۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا۔ اور مساجد بنا کر قبلہ رخ محراب بناتا اور حج اور زکوٰۃ کو ضروری واجب الادا فریضہ یقین کر کے حسب شرائط ادا کر کے اپنے لئے اسلام کا نام پسند کر کے مسلمان کہلاتا ہے۔ تو کسی دوسرے کا کیا حق ہے۔ کہ اس کے اپنے فیصلہ کو رد کر سکے۔ یا کسی سے کرا سکے۔ یا ایمان بھی کوئی ایسی چیز ہے جس کا فیصلہ کسی دوسرے پر رکھا جا سکتا ہے۔

اے علماء کرام۔ کیا آپ نے قرآن کریم میں کبھی نہیں پڑھا۔ کہ جو لوگ قیامت کے دن یہ عذر پیش کریں گے۔ کہ ہم کو فلاں نے گمراہ کیا۔ اور اپنے علماء کے کہنے پر اپنے مذہب کو اختیار کیا۔ تو خدا اس عذر کو ہرگز قبول نہیں کرے گا۔ بلکہ ان کو جہنم میں ڈال دیگا۔ کیونکہ مذہب کا فیصلہ کرنا ہر شخص کا اپنا کام ہے۔ نہ کہ کسی مولوی۔ عالم۔ یا پیر فقیر یا کسی حاکم و محکوم کا کام۔ لیجئے میں ایک حوالہ آپ کے غور کے لئے پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ولو تریٰ اذ الظالمون موقوفون عند ربھم یرجع بعضھم الیٰ بعض ن القول یقول الذین استضعفوا للذین استکبروا لولا انتم لکنا مومنین۔ قال الذین استکبروا للذین استضعفوا انحن صددناکم عن الھدیٰ بعد اذ جاءکم بل کنتم مجرمین۔ وقال الذین استضعفوا للذین استکبروا بل مکر اللیل والنھار اذ تامروننا ان نکفر [illegible] (سورۃ سباء ع ۴)

ترجمہ:۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ [illegible] دنیا کے لوگوں کو اسی دنیا میں یہ علم حاصل ہو جاتا۔ کہ ایک دن ان پر ضرور ایسا آئیگا جبکہ مجرم لوگ اللہ تعالےٰ کے دربار میں کھڑے اپنا قصور دوسرے پر ڈال رہے ہوں گے۔ عام لوگ گلا بان اپنے سرداروں کو کہیں گے۔ کہ اگر تمہارا وجود نہ ہوتا۔ تو ہم ضرور ایمان لے آتے۔ اس کے جواب میں علماء وغیرہ کہیں گے کہ [illegible] تم کو کب منع کیا تھا۔ تم لوگ [illegible] مجرم ہو۔ [illegible] جب ایک ہادی کی آواز تمہارے کان [illegible] تم کو اپنے ایمان لانے کے لئے خود فیصلہ کرنا چاہیئے تھا۔ اس کے جواب میں پھر عوام الناس کہیں گے۔ [illegible] تم اپنے وعظوں۔ لیکچروں اور تحریروں کے ذریعہ ہم کو یہی کہتے اور سمجھاتے رہتے تھے۔ کہ خبردار اس ہدایت کو ہرگز قبول نہ کرنا۔ اور آج اللہ تعالےٰ کے سامنے آ کر جھوٹ بولتے ہو۔ کہ ہم نے کبھی روکا ہی نہ تھا۔ مگر ان لوگوں کا یہ عذر قابل قبول نہ ہوگا۔ بلکہ سب کے گلے میں طوق ڈال کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (سبا ع ۴)

اس حوالے سے یہ بات صاف طور پر سمجھ آ جانی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ کسی کا یہ عذر بھی قبول نہیں کرتا۔ کہ میں نے فلاں پیر یا عالم کے کہنے پر اپنا مذہب بنایا تھا۔ چہ جائیکہ وہ کسی زید اور بکر کو کسی دوسرے کے مذہب کا ٹھیکیدار قرار دے۔ کیا قرآن دانی کا دعوےٰ رکھنے والے علماء کو ان آیات کا علم نہیں؟

مبلغ انڈونیشیا کے بچہ کی وفات

ادارہ وکالت تبشیر دلی رنج و افسوس سے لکھتا ہے۔ کہ مکرم ملک عزیز احمد صاحب مبلغ انڈونیشیا کا بچہ محبوب احمد Typhus کے باعث فوت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بچے کی عمر اس وقت ۱۲ سال تھی۔ اور چھٹی جماعت میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ ملک صاحب محترم اور ان کی اہلیہ محترمہ کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے آمین

(خاکسار نائب وکیل التبشیر)

درخواست دعا

میں ایک لمبے اور کٹھن سفر میں تھا۔ کہ میرا پیارا بچہ ریاض النبی صرف ایک رات بیمار رہ کر صبح کو فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مصائب اور مشکلات کے ہجوم میں اور اس عمر میں یہ بہت بڑا صدمہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہم کو سچے صبر کی توفیق عطا کرے اور اپنے فضل سے اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور مشکلات دور فرمائے

خاکسار غلام نبی سابق ایڈیٹر الفضل از کھاریاں

احمدیوں کو اقلیت بنانے کی تحریک

(م - احمد راسم - ایم اے - ایل ایل - بی)

تاریخ عالم میں پہلی مرتبہ ایک ملک میں ایسی تحریک شروع ہوئی ہے۔ جس نے اپنا مقصد اکثریت کی ایک جماعت کو اقلیت قرار دینا ٹھہرایا ہے۔ آج تک یوں ہوتا رہا۔ کہ جب کبھی قلیل افراد کا مجموعہ شعوری طور پر یہ محسوس کرتا ہے۔ کہ اس کے بالمقابل کثرت افراد کا مجموعہ اپنی عددی کثرت یا اپنے تمدن کی برتری کی وجہ سے ان پر حاوی ہو رہا ہے۔ تو اقلیت لیکار لیکار کر اپنے وجود کو نہ صرف تسلیم کراتی ہے۔ بلکہ اپنے حقوق کی ضمانت بھی چاہتی ہے۔ مگر یہاں الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ ایسی تحریکات کا تجزیہ کرنے کے لئے اس اکثریت کے نام نہاد لیڈروں کی نفسیات کا سمجھنا ضروری ہے۔ جنہوں نے یہ تحریک شروع کی ہے جبکہ متذکرہ اقلیت کی طرف سے کوئی ایسا تقاضہ نہیں۔

غیر متوازن اور شکست خوردہ ذہنیت

بادی النظر میں اس کے دو ہی وجوہ ہو سکتے ہیں

(۱) یہ کہ متذکرہ اقلیت ایک برتر تمدن اور مذہب کی حامل ہونے کے ساتھ ساتھ اتنی منظم ہے۔ کہ زندگی کے کسی پہلو میں اکثریت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور بقول کسی مولوی صاحب کے وہ وقت آنے والا ہے جب کہ یہ اقلیت سارے ملک کی حاکم ہو گی۔

(۲) یہ کہ اس اقلیت کو قانونی شکل دے کر اس پر زندگی کے تمام شعبے تنگ کئے جائیں۔ یہاں تک کہ اس کو کمزور کر دیا جائے۔ کہ کسی طرح پنپ نہ سکے۔

اگر مندرجہ بالا دو وجوہات میں سے ایک کو بھی صحیح مان لیا جائے۔ تو یہی نظر آتا ہے۔ کہ ایسی تحریک کے کارکنوں کی نفسیاتی کیفیت نہ صرف غیر متوازن ہے۔ بلکہ نہایت ہی قابل رحم شکست خوردہ اور غیر شریفانہ ہے۔ جس کی وجہ ہم مندرجہ ذیل سطور میں بیان کریں گے اگر ۱ کو صحیح سمجھا جائے۔ تو ایسی اکثریت کے نام نہاد لیڈروں کا فرض ہے۔ کہ ایک برتر تہذیب تمدن اور نظام کو بصد شوق قبول کر کے انسانیت کی خدمت کریں۔ اور جہالت و تعصب، رجعت پسندی اور بے نظمی کا ساتھ دے کر انسانیت اور شرافت سے غداری نہ کریں۔ اور اگر اکثریت کا مذہب اور تمدن برتر ہے۔ اور ملکی آئین میں اکثریت میں ترقی کرنے کے تمام مواقع حاصل ہیں۔ اور اکثریت کے تمدن و مذہب کے پنپنے کے لئے اشاعتی قوانین نافذ کئے جا سکتے ہیں۔ تو ایسی اکثریت کو اقلیت سے کیا ڈر ہو سکتا ہے۔ ایسی حالت میں تو اقلیت کو اکثریت میں مدغم ہونے کا زیادہ خطرہ ہے۔

ظلم و ستم کے لئے اقلیت بنانا

اب ہم شق ۲ کو لیتے ہیں۔ اس پر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اگر ایک جماعت کو اقلیت قرار دے کر اس پر قافیہ تنگ کرنا مقصد ہے۔ تو ہندوستان اور دیگر غیر مسلم حکومتوں میں تسلیم شدہ مسلم اقلیتوں پر جو ظلم و ستم ہوتے ہیں۔ ان کو اصولاً صحیح قرار دینا پڑے گا۔ اور کسی ایسے مسلمان کو جو ایسی تحریک کا حامی ہے۔ اس پر معترض نہ ہونا چاہیئے۔

قابل غور سوالات

اب ہم موجودہ متنازعہ فیہ مسئلہ کی طرف آتے ہیں یعنی پاکستان میں احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کا سوال اس کے لئے مندرجہ ذیل باتیں سامنے رکھنی پڑیں گی۔

۱۔ پاکستان کس نے بنایا؟

۲۔ پاکستان کس طرز حکومت پر ہے؟

۳۔ ایک مسلمان کی تعریف کیا ہے؟

۴۔ مندرجہ بالا امور کی روشنی میں احمدیوں کی کیا پوزیشن متعین ہو گی؟

مسلم لیگ اور احمدیت

جہاں تک نمبر ا کا تعلق ہے۔ پاکستان مسلم لیگ نے بنایا۔ وہ مسلم لیگ جس میں احمدیوں کا وجود الگ تسلیم نہیں کیا گیا۔ اور جس مسلم لیگ سے احرار جمعیت العلماء دہلی نیشنلسٹ مسلمان اور یونینسٹ خارج تھے کیونکہ وہ پاکستان کے قولاً و فعلاً خلاف تھے۔ اگر یہ سچ ہے اور تاریخ اس پر گواہ ہے۔ تو کسی ایسی مسلم لیگ یا دوسری جماعت کو جو آج احمدیوں کو الگ سمجھتی ہے۔ یہ حق نہیں۔ کہ وہ اس چیز کو جو انہوں نے احمدیوں کو ساتھ ملا کر حاصل کی اپنا اجارہ سمجھے۔ اور اس چیز کے بنانے میں جو دشمن روک کا موجب تھے۔ ان کو تو اس سے فائدہ اٹھانے کا پورا حق دے اور احمدیوں کو اقلیت قرار دے کر ان کے حقوق کو کم کر دے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ احراریوں یونینسٹوں اور نیشنلسٹوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا جاتا۔

ضمن ۲ پر غور کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے۔ کہ پاکستان بننے کے بعد آل انڈیا مسلم لیگ کو ختم کر کے آل پاکستان مسلم لیگ کا قیام وجود میں آیا۔ اور قائداعظم بانی پاکستان نے ایک واضح بیان میں پاکستان کی اساس پاکستان کی اسلامی قومیت کو قرار دیا۔ اور اس طرح مسلم لیگ میں صرف ایک ہی تبدیلی ہوئی۔ اور وہ یہ کہ مسلم لیگ کی عملی حدود کو پاکستان کی سرحدوں تک معین کیا گیا۔ اور آئین میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اس کے بعد قرارداد مقاصد کو متفقہ طور پر تسلیم کر کے پاکستانی آئین کی اساس کو واضح کیا گیا۔

قرارداد مقاصد اور احمدیت

قرارداد مقاصد میں کسی فرقہ کو اقلیت بنانے کے لئے کوئی شق نہیں رکھی گئی۔ اور نہ ختم نبوت کے متعلق کوئی واضح شق رکھی گئی۔ کیونکہ ہوشمند مسلمانوں کو قرآن و حدیث یا سنت نبوی سے یا انصاف کے عام تقاضوں سے کوئی ایسی شق نہ ملی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جمہور پاکستان کو اللہ۔ اس کے رسول صلعم اور قرآن کا نائب مان کر یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ اگر ایسی جمہوریت کوئی ایسا فیصلہ متفقہ طور سے کرے۔ جس کی سند قرآن و سنت سے نہ ملے۔ تو وہ اس کی مجاز نہ ہو گی۔ اور ایسا فیصلہ اس کے اختیار سے باہر ہو گا۔ پس قرارداد مقاصد کی رو سے تو ہم نے یہ دیکھنا ہے۔ کہ قرآن و حدیث یا سنت نبوی کس کو کافر قرار دیتی ہے۔ نہ یہ کہ مسلمانوں کی اکثریت کس کو کافر قرار دیتی ہے۔ بلکہ قرآن تو اہل کتاب کو ان باتوں پر اشتراک کی دعوت دیتا ہے۔ جو ان میں اور مسلمانوں میں متفق ہیں۔ اور اسوۂ رسول اللہ تو عبد اللہ بن ابی رئیس المنافقین کو بھی جمعیت مسلمین سے الگ نہیں کرتا۔ پس ایسے مجنونوں کی تحریک جو ایک فرقہ کو الگ اقلیت قرار دینے پر زور دیتے ہیں۔ سوائے اس کے اور کچھ نہیں کر سکتی۔ کہ باقی مسلمانوں میں ان کے مقابل پر نفرت کے علاوہ شکست خوردہ ذہنیت پیدا کر دے۔

ایک معمہ

آخر دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا احمدی باقی مسلمانوں کے مقابلہ میں اتنے قابل ہیں۔ کہ مقابلہ امتحانات تجارت یا اور کوئی پیشہ دوسرے مسلمانوں کی غالب اکثریت کے باوجود انہی کے ہاتھوں میں آئے اور اس طرح خالص انہی کی حکومت ہو گی۔ اور دوسرے مسلمانوں کی غالب اکثریت محکوم ہو گی؟ ایک جمہوری مملکت میں آخر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اور پاکستان میں اگر فرض کر لیں۔ کہ اہم عہدے ایک خاص فرقہ کے قبضہ میں آ بھی گئے ہیں۔ تو وہ خاص فرقہ بنیادی آئین۔ اکثریت کے تیار کردہ قوانین اور اکثریت کی رائے کو کیسے نظر انداز کر سکتا ہے۔ یہ ایک معمہ ہے۔ جو کسی ہوشمند کے سمجھ میں نہیں آ سکتا

سیاسی ذلت و شکست

اور اگر یہ اقلیت اتنی زبردست اور خطرناک ہے۔ کہ ان تمام چیزوں کا تدارک کر سکتی ہے۔ تو ان کو کھلم کھلا ان کی مرضی کے خلاف الگ کر کے اکثریت سے متنفر کر دینا پاکستان کے لئے یقینی خطرہ بنتا ہے۔ اس لئے اکثریت کے ڈھنڈورچیو کو قدم اٹھانے سے پہلے سمجھنا چاہیئے۔ اور محض اپنی سیاسی شکست اور ذلت کی خاطر جو ان کو مسلم لیگ کے مقابلے پر اٹھانی پڑی۔ یہ ڈھونگ کھڑا نہیں کرنا چاہیئے۔

مختلف فرقوں میں اسلام کا مفہوم

ضمن ۳ پر غور کرنا ہی دراصل سارے مسائل کو حل کر سکتا ہے۔ اس وقت اسلام کی تشریح ہر فرقہ مختلف کرتا ہے۔ اگر قادیانی فرقہ اجرائے نبوت کو جزو ایمان سمجھتا ہے۔ تو سوشلسٹ مسلمان جس میں مدیر آفاق جیسی شخصیتیں بھی شامل ہیں۔ اسلام اور سوشلزم کے اشتراک کو ضروری قرار دیتا ہے۔ اور جماعت اسلامی جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کو اسلام کا جزو قرار دیتی ہے۔ اور اہل تشیع حضرت علی علیہ السلام کی خلافت کو اسلام کا جزو قرار دیتے ہیں۔ اور اب تو یورپین تمدن سے متاثر مسلمانوں کے نئے فرقے بھی نئی باتوں کو اسلام کا جزو قرار دیتے ہیں۔ جیسے کہ اقبالی فرقہ احادیث کا ہی منکر ہے۔

مسلمان کی صحیح تعریف

لیکن یہ تمام تشریحات ہیں۔ جو مختلف فرقے اپنے اپنے نقطہ نظر سے کرتے ہیں۔ اسلام کے معنی جس پر سب متفق ہوں یہی ہو سکتے ہیں۔ کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے۔ اور کلمہ طیبہ پر ایمان رکھتا ہو وہ مسلمان ہو سکتا ہے۔ آگے جو تاویل وہ کرے گا۔ وہ اس کا اجتہاد ہو گا۔ اور اجتہاد کی وجہ سے کوئی کافر نہیں ہو سکتا جیسے ایک وکیل قانون کی غلط تشریح کرنے سے قانون کا باغی نہیں کہلاتا۔ مندرجہ بالا چاروں ضمن پر مختصر بحث کرنے کے بعد احمدیوں کی پوزیشن واضح ہے۔ احمدیت وہ زبردست تنظیم ہے۔ جو تحریک پاکستان میں احراری۔ مودودی۔ نیشنلسٹ۔ دیوبندی۔ رضائی وغیرہ تمام تحریکات کے مقابلے پر پیش پیش رہی ہے۔ اور جس کے خون اور پسینہ نے مسلم لیگ کے خون اور پسینہ سے مل کر پاکستان بنایا۔ اور پاکستان بننے کے بعد اس کے استحکام اور استحاد میں پوری پوری وفاداری کے ساتھ کوشاں رہی۔ جہاں تک کفر و اسلام کا تعلق ہے۔ احمدی جماعت اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہے۔ اور کلمہ طیبہ کی قائل ہے۔ اس لئے اس کو کافر قرار دے کر الگ اقلیت بنانے کا مطالبہ کرنا پرلے درجہ کی ناسمجھی اور حماقت کا ثبوت دینا ہے۔

(منقول از پیغام صلح ۱۶ جولائی ۵۲ء)

قابل توجہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سندھ

نظارت ہذا کو یہ معلوم کر کے افسوس ہوا ہے۔ کہ صوبہ سندھ کی جماعتیں اپنے پراونشل سیکرٹری تعلیم و تربیت کو باقاعدہ رپورٹ نہیں دے رہیں۔ بہت تھوڑی جماعتوں کی طرف سے رپورٹ موصول ہوتی ہے۔ جماعتوں کے صدر صاحبان اس طرف توجہ دیں اور متعلقہ سیکرٹریان کو ہدایت فرماویں کہ وہ ہر ماہ کی ۵ تاریخ تک رپورٹ پراونشل سیکرٹری کو بھجوا دیا کریں اگر وہ کام کرتے ہیں۔ تو رپورٹ بھجوانے میں کیا مشکل ہے۔ اور اگر کام نہیں کرتے تو کام کریں اور رپورٹ ارسال فرماویں

(... صاحب نصرت آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ فضل عمر ... سندھ)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

سالانہ اجتماع ۱۹۵۲ء میں تقریری و تحریری مقابلے

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ قریب تر آرہا ہے۔ حسب سابق امسال بھی علمی مقابلے ہوں گے۔ جس کا ایک بڑا حصہ تقریری اور تحریری مقابلے ہیں۔ اس خیال سے کہ خدام ان مقابلوں کے لئے قبل از وقت تیار ہو سکیں۔ بعض ضروری امور و ہدایات درج ذیل کی جاتی ہیں۔ امید ہے کہ تمام خدام ان کو مدنظر رکھ کر علمی مقابلوں کو زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں گے۔ خاکسار قائم مقام مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے گزشتہ سالانہ اجتماع ۱۹۵۱ء پر تقریری اور تحریری مقابلوں کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات فرمائی تھیں۔

(الف) (۱) تقریر کرتے وقت جلدی جلدی اور زور زور سے بولنے کی کوشش نہ کی جائے۔ (۲) مضمون اس طرح پر بیان کیا جائے۔ کہ اس کے سارے پہلو مدنظر ہوں۔

(۳) تقریر کے لئے وقتی طور پر نام لکھوانا غلط ہے۔ کچھ مضامین پہلے چن لینے چاہئیں۔ اور انہیں باہر بھجوا دینا چاہیئے۔ بعض ایسے سرکل بنانے چاہئیں جن سے ایک ایک نمائندہ لیا جائے۔ پھر انہیں اختیار دیا جائے۔ کہ وہ اپنی میٹنگ کریں۔ اور اسی موضوع پر جس پر ان کے نمائندے نے اجتماع میں تقریر کرنی ہے خوب بحث کریں۔ پھر جو نمائندہ منتخب ہو۔ وہ ان دلائل میں سے کچھ چن لے۔ اور نوٹ لکھ لے۔ یہاں تقریر زبانی ہو۔ لیکن تقریر کرنے والے کو یہ اختیار دینا چاہیئے۔ کہ وہ اس کے لئے بعض نوٹ لکھ لے۔

(ب) تحریری مقابلے۔ پرچے بنا کر باہر بھجوا دینے چاہئیں۔ خدام ان پرچوں کی تیاری کریں۔ اور جب یہاں آئیں۔ تو امتحان کے لئے اپنے نام لکھوا دیں۔ یہاں سپروائزروں کے سامنے بیٹھ کر وہ مضامین لکھیں۔ اور ہر سال ایسا کریں۔ جو گروپ قابل ہو جائیں۔ ان کی جگہ دوسرے گروپ لئے جائیں۔ اس طرح قدم بقدم تمام جماعتوں کے سرکل مقرر کر کے مضامین لکھوائیں۔ اگر آپ لوگوں نے مضامین نویسی کی مشق کرائی ہے۔ تو بے شک امتحان میں شامل ہونے والے کتابیں ساتھ لے آئیں۔ انہیں یہ اختیار دیا جائے کہ وہ ضروری کتابیں دیکھ سکیں۔ لیکن کسی سے مشورہ نہ لیں۔ بہر حال انہیں یہ موقع دینا چاہیئے کہ مختلف کتابوں سے استنباط کر کے مضامین لکھیں۔ صرف شرط یہ ہو گی۔ کہ مضمون اس جگہ لکھنا ہو گا۔

حضور کی مندرجہ بالا ہدایات کی تعمیل میں تقریری اور تحریری مقابلوں کے لئے مرکز کی طرف سے مندرجہ ذیل مضامین مقرر کئے جاتے ہیں۔ پھر مجلس اپنے اپنے طور پر مقامی خدام کو مضامین کی تیاری کرائے۔ اور پھر ان کا مقابلہ کرائیں۔ اس طرح مجلس میں اول اور دوم آنے والے خدام اپنے اپنے ضلع کی مجلس میں حصہ لیں گے۔ اور اضلاع میں جو اول و دوم آئیں۔ ان کے ناموں کی اطلاع یکم ستمبر ۱۹۵۲ء تک مرکز میں بھجوائیں۔ مرکز ان اضلاع کے اول اور دوم نمائندوں کے مقابلہ کے لئے سرکل مقرر کرے گا۔ اور ان سرکلوں میں اول اور دوم آنے والے خدام سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مقابلوں میں شامل ہوں گے۔

نوٹ :- (۱) ہر تقریر پندرہ پندرہ منٹ کی ہو گی۔ (۲) مضمون کا حجم پندرہ صفحے ہو گا۔ (۳) مضمون کا وقت دو گھنٹہ ہو گا۔

عنوانات برائے تقریری مقابلے

(۱) کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے
(۲) آیت خاتم النبیین کا صحیح مفہوم۔
(۳) ضرورت نبوت۔
(۴) بین الاقوامی مسائل اور مسلمان حکومتیں۔
(۵) اسلام کا اقتصادی نظام۔
(۶) رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مصلحین عالم میں کیوں ممتاز ہیں۔
(۷) جہاد اور اس کا صحیح مفہوم۔
(۸) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام اور اسکی خصوصیات۔
(۹) دوستوں کی مجلس کا اثر انسان پر۔
(۱۰) اسلام میں عورت کا مقام۔

عنوانات برائے تحریری مقابلے

(۱) ہستی باری تعالیٰ
(۲) نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
(۳) المصلح الموعود۔
(۴) اسلام اور اشتراکیت۔
(۵) نظام خلافت۔
(۶) مجلس خدام الاحمدیہ (ضرورت۔ مقاصد۔ لائحہ عمل۔ نظام)
(۷) ہجرت اور ہماری ذمہ داریاں۔
(۸) مسئلہ وفات مسیحؑ کی اہمیت (حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے اور بعد)
(۹) دعا اور اس کی برکات۔
(۱۰) "سلطان القلم"۔

نئے وکیل الاعلیٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل الدیوان کو وکیل الاعلیٰ مقرر فرمایا ہے۔ (وکالت تبشیر)

درخواست دعا

(۱) برادرم مرزا عبدالرؤف صاحب کیمبل پور کا فرزند عزیزم عبدالرحیم انور بوجہ ٹائیفائیڈ سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (مرزا عبدالسمیع سٹیشن ماسٹر ڈیوڑھ مغل پورہ)

(۲) میرے چھوٹے بھائی چوہدری شمشاد احمد صاحب لمبے عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ چوہدری بشارت احمد مکان نمبر 3/N محلہ دارالخان راولپنڈی) (۳) میں اور میری ہمشیرہ بیگم ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں (مرزا عبدالمنان صاحت گوالمنڈی راولپنڈی) (۴) میری لڑکی زاہدہ بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (عبدالرحیم مدہوش رحمانی ۳۱ مارٹن روڈ کراچی) (۵) میرے والد صاحب اور میرا لڑکا تین چار روز سے سخت بیمار ہیں۔ احباب اُن کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد امین صراف قلعہ صوبا سنگھ بذریعہ ملہی سیالکوٹ)

(۶) ڈاکٹر محمد احمد صاحب آف مدن سخت بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (مرزا اللہ دتہ ٹیچر مین لوکوشیڈ ملکوال)

(۷) داخلہ علاقہ یو۔پی میں میرے بعض عزیز رشتہ داروں پر تین چار مقدمات دائر ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب میں کامیابی عطا فرمائے (عبدالحمید درویش قادیان)

(۸) سیٹھ میاں محمد حسین صاحب دل کی دھڑکن سے بمقام کلکتہ عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اور کچھ خانگی تفکرات بھی ہیں۔ دعا کے لئے درخواست ہے۔ (فضل الٰہی الختسا حمدی یونائیٹڈ ملز (ٹھکا) ریلوے سندھ)

دعائے مغفرت

۲۰ جولائی ۱۹۵۲ء کو میری والدہ محترمہ اہلیہ بابو عبدالرحمن مرحوم امیر جماعت احمدیہ انبالہ شہر بعمر تقریباً ۹۰ سال جھنگ مگھیانہ میں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صحابیہ اور موصیہ تھیں۔ اسی دن ان کی لاش کو شام کے وقت ربوہ پہنچا دیا گیا۔ دوسرے دن صبح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہت لمبی دعا فرمائی مرحومہ بہت نیک پارسا اور کنبہ پرور خاتون تھیں۔ سب احباب دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ (میاں عبدالمجید انبالوی لائل پور)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت جناب صاحب ڈپٹی کسٹوڈین بہادر ملتان
نمبر مقدمہ ۳۵ ۱۹۵۲ء

انوار حسین ولد غلام رسول خان ولد بلوچ ساکن چاہ خاکھان والا تحصیل و ضلع ملتان سائل

بنام :- (۱) امداد بخش ولد واحد بخش ذات کمبوہ (۲) عبدالرحمن ولد عبدالغنی ذات شیخ (۳) فیض بخش ولد بادل خان (۴) غلام حسین ولد غلام حیدر (۵) سردار علی ولد رحمت علی سکنا چاہ بوہڑ والہ ملتان شہر (۶) صوبیدار کرم چند ولد لالہ لدا دیال ساکن ڈیرہ غازیخان (دریا نڈنٹان)

بنام :- صوبیدار کرم چند ولد لالہ لدا دیال ذات دیراتی ساکن ڈیرہ غازیخاں (ریسپانڈنٹ)

یا دعوی زیر دفعہ ۱۴ آرڈیننس ۱۵ سنہ ۱۹۴۹ء برائے قرار دیئے جانے ایک قطعہ بلڈنگ دو قطعہ مکانات ہیں تین قطعہ دو کانات ہیں۔ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی صوبیدار کرم چند ریسپانڈنٹ مذکور پر تعمیل سمن معمولی طریقہ سے نہیں ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ریسپانڈنٹ ترک سکونت اختیار کر کے ہندوستان چلا گیا ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام صوبیدار کرم چند ریسپانڈنٹ مذکور جاری کیا جاتا ہے اگر صوبیدار کرم چند مذکور ۱۰/۸/۵۲ کو مقام ملتان حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔ آج بتاریخ ۵۲/۷/۱۰ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم۔ ڈپٹی کسٹوڈین پراپرٹی ملتان
مہر عدالت

”جماعت احمدیہ کو کافر کہنے والا حدیث نبوی کی رو سے خود کافر ہو جاتا ہے“

خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کا بیان

”میں خود قادیانی گروہ کے کسی اختلافی عقیدے کو نہیں مانتا یعنی مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود اور مہدی نہیں مانتا۔ مجدد مانتا ہوں اور ان کے سب دعووں کو غلط سمجھتا ہوں۔

اس کے بعد میں لکھتا ہوں کہ جو شخص خدا کو ایک مانے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول حق مانے اور قرآن کو خدا کا کلام مانے اور قبلہ کی رخ نماز پڑھے وہ مسلمان ہے۔ چاہے وہ شیعہ ہو یا سنی ہو، مقلد ہو یا غیر مقلد ہو۔ بوہرہ ہو یا خوجہ ہو، صوفی ہو یا وہابی ہو۔ نیچری ہو یا مرزائی ہو وہ مسلمان ہے اور جو شخص مذکورہ چیزوں پر ایمان رکھنے والے مسلمان کو کافر کہے گا وہ اس صحیح حدیث کے بموجب کافر ہو جائیگا من کفر المسلم کافر۔ ترجمہ:۔ جو مسلمان کو کافر کہے گا وہ خود کافر ہو جائے گا۔ پھر جو مولوی مرزائیوں کو کافر کہتا ہے وہ اس حدیث کی بموجب کافر ہو جائے گا اور جو مسجد کا امام مسلمانوں کو کافر کہے گا اس کے پیچھے نماز جائز نہ ہوگی۔“

راقم حسن نظامی جانشین حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی رح (پیغام صلح ۱۶ جولائی ۱۹۵۲ء)

سابق شاہ فاروق سے سید کا خطاب واپس لے لیا گیا

قاہرہ ۲ اگست۔ مصر کی مجلس سادات نے سابق شاہ فاروق کو ”سید“ کے خطاب سے محروم کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ یہ خطاب گذشتہ سال شاہ فاروق کے شجرہ نسب کا مطالعہ کرنے کے بعد دیا گیا تھا۔ کیونکہ تحقیقات سے ثابت ہوا تھا کہ ان کی والدہ ملکہ نازلی کی طرف سے شاہ فاروق کا رشتہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔

آئی جی ہوم سیکرٹری اور ڈی۔ آئی جی کا عزم کراچی

لاہور یکم اگست۔ پنجاب کے تین بڑے افسر خان قربان علی خان انسپکٹر جنرل پولیس، سید غیاث الدین احمد ہوم سیکرٹری اور میاں انور علی ڈپٹی انسپکٹر جنرل سی آئی۔ ڈی، پولیس آج صبح کراچی روانہ ہو گئے

معلوم ہوا ہے کہ تینوں اصحاب وزارت داخلہ کے بلاوے پر کراچی گئے ہیں۔ خیال ہے کہ وہ نظم و نسق سے تعلق رکھنے والے بعض اہم امور کے بارے میں ارباب مرکز سے بات چیت کریں گے۔ کراچی میں ان کا قیام اغلباً دو یا تین روز ہوگا۔ (آفاق)

مغربی جرمنی سے فوجوں کے انخلا کا سمجھوتہ

برطانوی دار العوام نے توثیق کر دی

لنڈن ۲ اگست۔ برطانوی دار العوام نے آج مغربی جرمنی سے اتحادی افواج ہٹانے کے سمجھوتہ کی کثرت آراء سے توثیق کر دی۔ لیبر حزب مخالف کی یہ ترمیم ناکام رہ گئی کہ اس سمجھوتہ کی توثیق کو ملتوی کر دیا جائے۔

نواب اور بیگم بھوپال کراچی میں

کراچی ۲ اگست۔ بیگم بھوپال آج لاہور سے کراچی پہنچ گئی ہیں۔ نواب بھوپال کل یہاں پہنچ گئے تھے۔ نواب صاحب چار روز تک گورنر جنرل پاکستان کے مہمان رہیں گے اور اس کے بعد بیگم صاحبہ کے ہمراہ یورپ روانہ ہو جائیں گے۔

ڈاکٹر مصدق نے شاہ ایران پر پابندی لگا دی

تہران ۲ اگست۔ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق ڈاکٹر مصدق نے شاہ ایران پر پابندی لگا دی ہے کہ وہ کسی غیر ملکی شخص سے سیاسی مسائل پر گفتگو نہیں کر سکیں گے۔

ڈاکٹر مصدق نے کہا کہ یہ پابندی اس وجہ سے لگائی گئی ہے کہ کوئی شخص ان کے اور شاہ ایران کے درمیان اختلافات پیدا نہ کر سکے۔

تہران میں مارشل لاء ایک ماہ کے لئے بڑھا دیا گیا ہے۔

پاک پنجاب اب بھارتی پنجاب کی بجلی کا محتاج نہیں رہا

کراچی یکم اگست۔ پنجاب کے وزیر زراعت صوفی عبد الحمید نے آج ایک ملاقات میں کہا ہے کہ اگر بھارتی حکومت نے پاک پنجاب کو اپنی بجلی سے محروم کرنے کا فیصلہ کر دیا۔ جب بھی پنجاب کو کوئی خاص نقصان نہیں ہوگا۔ کیونکہ رسول پراجیکٹ کی تکمیل کی وجہ سے ہم اب بھارتی پنجاب کے محتاج نہیں رہے

وزیر زراعت نے اعتراف کیا کہ اگر بھارتی پنجاب نے بجلی کا سلسلہ منقطع کر لیا تو رچنا دوآب کے سیم زدہ علاقوں میں ٹیوب ویل کھودنے کی سکیم پر کچھ اثر ضرور پڑے گا اور اس کی تکمیل میں کچھ دیر لگ جائیگی تاہم بجلی کی تاروں کا سلسلہ بڑی تیزی سے نصب کیا جا رہا ہے اور عنقریب پنجاب کا بجلی کا سلسلہ صوبہ سرحد کے برقی سلسلہ سے ملحق کر دیا جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ پنجاب مزید دس ہزار کلوواٹ بجلی پیدا کرے گا۔ بھارتی پنجاب سے بھی اتنی ہی بجلی موصول ہوتی ہے

وزیر زراعت نے مزید انکشاف کیا کہ بلوکی ہیڈ کو سلیمانکی ہیڈ سے ملانے کا کام بڑی تیزی سے ہو رہا ہے اور اگر آئندہ کسی وقت بھارت نے ہمیں ستلج اور راوی کے پانی سے محروم کرنے کی کوشش کی تو اس کمی کو دریائے چناب سے پورا کیا جائے گا۔

مسلم لیگ ایک سیاسی جماعت ہے اسمیں جماعت احمدیہ کے متعلق قرارداد زیر بحث لانا مناسب نہیں تھا

اگر کسی نے صوبہ سرحد کی فضا کو اس قسم کے مسائل سے خراب کرنیکی کوشش کی تو میں ایسے سختی سے دبا دونگا

لاہور میں وزیر اعلےٰ سرحد خان عبد القیوم خاں کا بیان

لاہور یکم اگست۔ خان عبد القیوم خان وزیر اعلیٰ سرحد آج صبح کراچی جاتے ہوئے لاہور سے گذرے۔ وزیر اعلیٰ سرحد نے ایک انٹرویو میں فرمایا کہ ان کے صوبہ میں احرار احمدی تنازعہ موجود نہیں۔ لیکن اگر کسی نے صوبے کی پرامن فضا کو اس قسم کی کشمکشوں سے خراب کرنے کی کوشش کی۔ تو وہ ایسے عناصر کو سختی سے دبا دیں گے ——۔ وزیر اعلےٰ سرحد نے قادیانیوں کے متعلق پنجاب صوبہ مسلم لیگ کونسل کی منظور کردہ قرارداد کے بارے میں کہا —— مسلم لیگ ایک سیاسی جماعت ہے اگر اس میں اس قسم کے ریزولیوشن زیر بحث نہ لائے جائیں تو بہتر ہے۔ تاہم صوبہ لیگ کونسل نے اچھا کیا کہ اس مسئلہ کو دستور ساز اسمبلی کی جوابدہی پر چھوڑ دیا۔

آپ نے مزید کہا کہ جہاں تک سرحد مسلم لیگ کا تعلق ہے میں اس قسم کے ریزولیوشن پیش کئے جانے کے حق میں نہیں ہوں۔ اور نہ کبھی اس کی اجازت ہی دوں گا۔

آپ نے مزید کہا میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کرنے اور اس طرح لوگوں کو گرفتار کرنے کا قائل نہیں جب مجھے پنجاب میں گڑبڑ کی اطلاع ملی۔ میں نے ایسے تمام لوگوں کو پہلے ہی تنبیہہ کر دی۔ جو اشتعال انگیز تقریر کر سکتے تھے۔ میں نے ۴۴

پاکستان اور بھارت کی تجارتی بات چیت کے متعلق مرکزی کابینہ کی نئی ہدایات

کراچی یکم اگست۔ ہندوستان اور پاکستان میں تجارتی بات چیت کے لئے جو پاکستانی وفد نئی دہلی گیا ہوا تھا۔ آج رات اس کے قائد مسٹر کرامت اللہ مرکزی کابینہ کی نئی ہدایات لے کر نئی دہلی روانہ ہو گئے۔ پچھلے دنوں نئی دہلی میں بات چیت میں جو تعطل پیدا ہو گیا تھا۔ مسٹر کرامت اللہ اس سلسلہ میں مزید ہدایات حاصل کرنے کراچی آئے تھے۔

وزارت امور اقتصادیات کے ڈپٹی سیکرٹری مسٹر اسمٰعیل اور وفد کے ایک دوسرے ممبر بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ آج دوپہر کو مرکزی کابینہ کا ساڑھے تین گھنٹے اجلاس جاری رہا۔ جس میں ہدایات کو قطعی صورت دی گئی۔

نواب صدیق علیخاں نیروبی پہنچ گئے

نیروبی۔ یکم اگست۔ برطانوی مشرقی افریقہ میں پہلے پاکستانی ہائی کمشنر نواب صدیق علی خاں آج نیروبی پہنچ گئے ہوائی اڈے پر ہزاروں پاکستانیوں نے آپ کا استقبال کیا۔

بھارت میں تیل کی قیمتوں میں اضافہ

نئی دہلی یکم اگست۔ بھارتی حکومت نے مٹی کے تیل اور طیاروں میں استعمال ہونے والے پٹرول کی قیمتوں میں دو پیسہ فی گیلن اور موٹروں میں استعمال ہونے والے پٹرول کی قیمتوں میں ایک آنہ فی گیلن کے حساب سے اضافہ کر دیا ہے تاکہ تیل کی بار برداری کے فاضل خرچ کو پورا کیا جا سکے۔ ابادان کے کارخانوں سے تقریباً ایک سال سے تیل نہیں آ رہا۔ اور بھارتی کمپنیاں دور دراز ملکوں سے تیل حاصل کرتی ہیں۔ جس کی بار برداری پر زیادہ خرچ آتا ہے۔

عوام سے بھی پرامن رہنے کی تلقین کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امن وامان برقرار رکھنے میں انہوں نے حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا۔

(آفاق ۳ اگست وسول اینڈ ملٹری گزٹ ۲ اگست ۱۹۵۲ء)

سرحد میں گندم کی پیداوار میں کمی

پشاور یکم اگست۔ سرحد میں اس سال گندم کی اصل پیداوار میں تخمینہ کی نسبت ۱۵.۷ فی صد کمی ہو گئی۔ اندازہ کیا گیا تھا۔ کہ اس سال ۳۰۹۵۰۵ ٹن گندم پیدا ہو گی۔ لیکن اصل پیداوار صرف ۲۶۰۰۰۰ ٹن ہوئی گندم کی کاشت کا رقبہ بھی پچھلے سال کی نسبت کم رہا۔ کمی کی وجہ کاشت کے وقت بارش کی قلت بتائی جاتی ہے۔

پٹ سن پیدا کرنے کی لاگت کی تحقیقات

ڈھاکہ یکم اگست۔ پاکستان کی مرکزی پٹ سن کمیٹی نے پچھلے سالانہ اجلاس کے موقع پر پٹ سن پیدا کرنے کی لاگت کی تحقیقات کے لئے جو خاص کمیٹی مقرر کی تھی۔ وہ اس ہفتہ کام شروع کر دے گی کمیٹی میں ڈاکٹر صدیق۔ ڈاکٹر ڈی این .... مسٹر انے کے حکیم مسٹر ڈی ایم قریشی اور مسٹر شفیع نیاز شامل ہیں۔